سوال

(233) کیا رمضان میں نیک عمل کا ثواب اور برے عمل کا گناہ ستر درجے بڑھ جاتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رمضان المبارک میں نیک عمل کا ثواب ستر درجے بڑھ جاتا ہے۔ کیا اسی طرح گناہ میں بھی اضافہ ہوتا ہے؟ اگر ہوتا ہے تو کیا یہ اس کی شانِ کریمی کے خلاف نہیں؟ اور رمضان کی برکات پر حرف نہیں آئے گا۔ مدلل تحریری فرمایا جائے۔ (ایک سائل) (۷فروری ۱۹۹۷ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رمضان میں نیکی کا اجر و ثواب ستر گناہ بڑھنے والی روایت سنداً اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں بلا حساب تک جا پہنچی ہے۔ قرآنِ مجید میں ہے :

إِنَّمَا يُوَفَّى الصّـٰبِرونَ أَجرَهُم بِغَيرِ حِسابٍ ﴿١٠﴾... سورة الزمر

اہلِ تاویل و تفسیر نے صابرون کی تشریح روزہ داروں سے کی ہے۔ اور صحیح حدیث میں ہے :

'إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ' (صحیح مسلم، بَابُ فَضْلِ الصِّيَامِ، رقم: ۱۱۵۱)

اور جہاں تک برائی کا تعلق ہے سو اس کے ارتکاب سے رمضان غیر رمضان میں اضافہ نہیں ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے :

'فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً' (صحیح البخاری، بَابُ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ، رقم: ۶۴۹۱)

''یعنی بندہ اگر گناہ کا قصد کرکے برائی کر گزرتا ہے تو ا تعالیٰ اس کے لیے صرف ایک برائی درج کرتا ہے۔''

اور قرآنِ کریم میں ہے :

مَن جاءَ بِالحَسَنَةِ فَلَهُ عَشرُ أَمثالِها ۖ وَمَن جاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلا يُجزىٰ إِلّا مِثلَها وَهُم لا يُظلَمونَ ﴿١٦٠﴾... سورة الانعام

''جو کوئی (ا کے حضور) نیکی لے کر آئے گا اس کو ایس دس نیکیاں ملیں گی اور جو برائی لائے گا اسے سزا ویسی ہی ملے گی۔''

اورالاعرج کی روایت میں ہے :

'فَاکْتُبُوہَالَہُ بِمِثْلِہَا' (صحیح مسلم ، باب إِذَا ہَمَّ الْعَبْدُ بِحَسَنَۃٍ کُتِبَت ، وإذا ہَمَّ بِسَیِّئَۃٍ لَمْ تُکْتَبْ ، رقم : ۱۲۹)

اور صحیح ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے :

'فَجَزَاؤُہُ سَیِّئَۃٌ مِثْلُہَا أَوْ أَغْفِرُ' (صحیح مسلم ، باب فَضْلِ الذِّکْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّقَرُّبِ إِلَی اللّٰہِ تَعَالَی ، رقم : ۲۶۸۷)

اور ''صحیح مسلم ''ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے اخیر میں الفاظ یوں ہیں : 'أَوْ یَمْحُوْہَا' مفہوم اس کا یہ ہے کہ ا تعالیٰ اپنے فضل وکرم یا توبہ واستغفار یا اچھا عمل کرنے سے برائی کو مٹا دیتا ہے لیکن پہلا معنی حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ کے قریب تر ہے ۔

حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

'وَیُسْتَفَادُ مِنَ التَّأْکِیدِ بِقَوْلِہِ وَاحِدَۃً أَنَّ السَّیِّئَۃَ لَا تُضَاعَفُ کَمَا تُضَاعَفُ الْحَسَنَۃُ وَہُوَ عَلَی وَفْقِ قَوْلِہِ تَعَالَی فَلَا یُجْزَی إِلَّا مِثْلَہَا ۔' (فتح الباری ، ج : ۱۱ ، ص : ۳۲۸)

''یعنی سَیِّئَۃ کے ساتھ واحدۃ کی تاکید سے یہ بات مستفاد ہے کہ برائی میں اضافہ نہیں ہوتا جس طرح کہ نیکی میں کئی گناہ اضافہ ہوتا ہے اور یہ ا کے فرمان فَلَا یُجْزٰی اِلَّا مِثْلَہَا کے عین مطابق ہے ۔''

ابن عبدالسلام نے اپنی ''امالی ''میں کہا : تاکید کا فائدہ یہ ہے کہ یہاں اس شخص کا وہم رفع کرنا مقصود ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ انسان جب برائی کرتا ہے تو برا عمل اس پر لکھ دیا جاتا ہے اور قصدِ برائی کا بدی میں مزید اضافہ کا موجب ہوگا ۔ درآں حالیکہ معاملہ اس طرح نہیں برائی صرف ایک ہی لکھی جاتی ہے ۔ ہاں البتہ بعض اہلِ علم نے حرم مکی میں برائی کے ارتکاب کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے ۔

اسحاق بن منصور نے کہا میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا ۔

'ہَلْ وَرَدَ فِي شَيْئٍ مِنَ الْحَدِیثِ أَنَّ السَّیِّئَۃَ تُکْتَبُ بِأَکْثَرَ مِنْ وَاحِدَۃٍ قَالَ لَا مَا سَمِعْتُ إِلَّا بِمَکَّۃَ لِتَعْظِیمِ ۔' (فتح الباری ، ج : ۱۱ ، ص : ۳۲۹)

'کیا کسی حدیث میں وارد ہے کہ برائی بھی ایک سے زیادہ لکھی جاتی ہے ۔ جواباً فرمایا : میں نے یہ بات کسی سے نہیں سنی ۔ ہاں البتہ حرم کی تعظیم واحترام کی خاطر مکہ میں اضافہ ہو جاتا ہے ۔''

تاہم جمہور زمان ومکان کے اعتبار سے تعمیم کے قائل ہیں ۔ لیکن بعض دفعہ بڑھائی میں تفاوت پایا جاتا ہے ۔ اس پر یہ اعتراض وارد نہیں ہو سکتا کہ قرآن میں ازواج مطہرات کے بارے میں تو تضعیفِ عذاب کی نص موجود ہے ۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

مَن يَأْتِ مِنكُنَّ بِفَـٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُضَـٰعَفْ لَهَا ٱلْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ... ۳۰ سورۃ الاحزاب

''تم سے جو کوئی صریح ناشائستہ الفاظ کہہ کر رسول ﷺ کو ایذا دینے کی حرکت کرے گی اس کو دگنی سزا دی جائے گی ۔''

تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ نبی ﷺ کے حق کی عظمت کی بناء پر ہے ۔ کیونکہ ازواج مطہرات سے فحش گوئی وقوع ایک زائد سمت کا متقاضی ہے وہ ہے نبی ﷺ کی ذاتِ گرامی کو اذیت دینا ۔ (فتح الباری : ۱۱/۳۲۸ ۔ ۳۲۹)

اس ساری بحث کا حاصل یہ ہے کہ برائی صرف ایک ہی برائی رہتی ہے اس میں اضافہ نہیں ہوتا۔ چاہے موسم رمضان ہو یا غیر، لیکن ایامِ مبارکہ میں اس کے وقوع سے اس کی شناعت میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ اسی وجہ سے اس پر سختی سے نکیر کی گئی ہے یا 'وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ' (سنن ابن ماجہ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ، رقم: ۱۶۴۲، سنن الترمذی، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ، رقم: ٦٨٢) میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔ 'وَقَالَ التِّرمَذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ' دوسری حدیث میں ہے:

'مَن لَم يَدَعْ قَولَ الزُّورِ وَالعَمَلَ بِهِ، فَلَيسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَن يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ۔' (صحیح البخاری، بَابُ مَن لَم يَدَعْ قَولَ الزُّورِ، وَالعَمَلَ بِهِ فِي الصَّومِ، رقم: ۱۹۰۳)

اُمتِ مرحومہ پرا رب العزت کا عظیم احسان ہے کہ ایک ایک نیکی میں بے پناہ اضافہ کردیا۔ جب کہ بدی میں تعدد کے بجائے اسے اپنی جگہ پر رکھ کر توبہ وانابت کی دعوتِ عام دی تا کہ گنہگار سیاہ کار بندے اس کے آغوش رحمت میں داخل ہو کر بہشت کے وارث بن سکیں۔ اسی بناء پر ترغیب دی گئی ہے کہ

'مَن قَامَ لَيلَةَ القَدرِ إِيمَانًا وَاحتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِهِ، وَمَن صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِهِ۔' (صحیح البخاری کتاب الصیام، بَابُ مَن صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحتِسَابًا وَنِيَّةً، رقم: ۱۹۰۱)

اور جب اس کی مرضی ہو تو حقوق العباد کو بھی معاف فرما کر ظالم و مظلوم اور قاتل و مقتول دونوں کو خوش کر دیتا ہے۔

لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ ۲۳ ... سورة الأنبياء

إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ... ۵۳ ... سورة الزمر

لہٰذا یہ اعتقاد رکھنا کہ رمضان المبارک میں نیکی کی طرح برائی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا شرعی نصوص کے منافی نظریہ ہے۔

ا رب العزت جملہ مسلمانوں کو برکاتِ رمضان سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الصوم: صفحہ: 232

محدث فتویٰ